کے لیے تنبہ [نصیحت / آگاہی] ہو جاتا ہے۔ ایک بزرگ نے اپنے نفس سے یہ صلح کرلی تھی کہ ایک گھنٹہ ذکر کر لو' اس کے بعد پھر ایک گھنٹے کے لیے' اسی طرح مدتوں مشغول رہے۔ پس نفس سے یہ کہہ دو کہ رمضان تک کوئی گناہ نہ کرے اور صرف ایک مہینے کا عہد اس سے لو۔ پھر اس کے بعد' میرا یقین ہے کہ' رمضان تقویٰ کی حالت میں گزر گیا تو پھر یہ تقویٰ ان شاء اللہ نہ ٹوٹے گا۔ غرض اس ماہ کے لیے سب گناہ چھوڑ دو۔ زبان کے گناہ بھی' جیسے گالیاں' غیبت' شکایت کرنا' کسی ناجائز مضمون کا پڑھنا--- کان کے گناہ بھی جیسے گالیاں سننا' گانا سننا--- ہاتھ کے گناہ بھی' جیسے کسی پر ظلم کر کے اس کو مارنا پیٹنا' سودی مضمون کا لکھنا وغیرہ۔ اسی طرح پیر [پاؤں] کے گناہ بھی' جیسے ناچ کی مجلس میں جانا' جھوٹے مقدمے کی پیروی کے لیے جانا' جھوٹی شہادت کے لیے جانا اور سب سے بڑھ کر پیٹ کے گناہ جیسے' رشوت کا' سود کا اور غصب کے مال کا کھانا۔

غرض رمضان میں ہر قسم کے گناہ بالکل چھوڑ دو' پھر ان شاء اللہ تعالیٰ وہ روزہ' مبارک روزہ ہو گا اور پھر وہ تمھاری شفاعت کرے گا اور وہ روزہ ہو گا جس کے بارے میں اللہ فرماتے ہیں: انا اجزی بہ (میں خود اس کا بدلہ دیتا ہوں)۔ اور اگر گناہ نہ چھوڑے تو روزہ تو ہو گا لیکن ایسا ہو گا کہ جیسے تم کسی اپنے دوست سے کہو کہ ہم کو ایک آدمی لا دو اور وہ کسی ایسے آدمی کو لا دے کہ اس کے کان بھی نہ ہوں' آنکھ بھی نہ ہو' لنگڑا بھی ہو' لنجا بھی ہو' بات بھی نہ کر سکتا ہو' تو یہ شخص آدمی تو ضرور ہے' لیکن بیکار۔ صرف ایک سانس کے چلنے کی وجہ سے اس کو حیوان ناطق کہیں گے۔ تو جیسے یہ شخص آدمی ہے بھی اور نہیں بھی' ایسا ہی یہ روزہ ہے بھی اور نہیں بھی۔ اور یہ روزہ اس قابل ہے کہ اس کو دفن کر دیا جائے۔

اب ختم کرتا ہوں۔ مجھے جو کچھ کہنا تھا میں کہہ چکا۔ خدا تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ وہ توفیق عطا فرمائے۔

(مفاسدِ گناہ سے ماخوذ' تدوین: عارفہ اقبال)

انا للہ وانا الیہ راجعون

مولانا امین احسن اصلاحی طویل علالت کے بعد ۹۳ سال کی عمر میں ۱۵ دسمبر کو اپنے رب سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مولانا محترم کے اعمالِ صالحہ کو قبول فرمائے' لغزشوں سے درگزر فرمائے' اور انھیں جنت کے اعلیٰ ترین درجات میں مقام دے۔ وہ جماعت اسلامی کے اولین معماروں میں سے تھے۔ انھوں نے قرآن مجید کی جو بے مثل خدمت کی ہے اس سے ایمان کی ہزاروں شمعیں روشن ہوئی ہیں۔ ترجمان القرآن کے رفقا ان کی مغفرت کے لیے دعا کرتے ہیں اور ان کے پسماندگان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ ان پر مضمون آیندہ شمارے میں ملاحظہ فرمایئے۔ (مدیر)